© rasailojaraid.com

قانون توہین رسالت میں ترمیم کی کوشش پر سخت احتجاج کریں گے

ڈاکٹر فرید پراچہ، راجہ ظفر الحق، عبداللطیف خالد چیمہ اور جمشید دستی کی روزنامہ ''اُمّت'' کراچی سے گفتگو

منصور اصغر راجہ

قانون توہین رسالت بننے سے اب تک تختۂ مشق بنا ہوا ہے امریکی وصہیونی ایجنڈے کے زیر اثر کام کرنے والی جماعتیں اس کو ہر حال میں ختم کرنے کی مہم یا ڈیوٹی پر ہیں۔ ہم روزنامہ ''امت'' کراچی میں جناب منصور اصغر راجہ کی ایک تازہ رپورٹ شائع کر رہے ہیں جو ۲۵؍ اگست ۲۰۱۲ء کو شائع ہوئی تا کہ تحریک انصاف سمیت دیگر جماعتوں کا اصولی مؤقف سمجھنے میں آسانی رہے۔ (ادارہ)

اسلام آباد میں ایک مسیحی لڑکی کے ہاتھوں قرآن پاک کی بے حُرمتی کے بعد قانون توہین رسالت کا معاملہ ایک بار پھر زیرِ بحث آ گیا ہے۔ غیر ملکی طاقتوں اور سیکولر قوتوں کے بے پناہ دباؤ پر قانون توہینِ رسالت کو پارلیمنٹ میں زیرِ بحث لانے کی کوششیں ہو رہی ہیں، تا کہ اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی آڑ میں یہ قانون منسوخ کرایا جا سکے۔ پارلیمنٹ کے اندر عوامی نمائندگی رکھنے والی سیاسی جماعتیں اس سلسلے میں کیا لائحہ عمل اختیار کریں گی اور پارلیمنٹ کے باہر دینی و سیاسی جماعتوں کا اس پر کیا ردِ عمل ہو گا، اس حوالے سے مختلف دینی و سیاسی رہنماؤں سے ہونے والی گفتگو پیشِ خدمت ہے۔

جماعت اسلامی کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل ڈاکٹر فرید پراچہ نے ''اُمّت'' سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اگر استعماری طاقتوں کے دباؤ پر قانون توہین رسالت کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی تو جماعت اسلامی تحفظ ناموسِ رسالت محاذ پر ایک بار پھر تمام دینی جماعتوں کو اکٹھا کر کے اس پلیٹ فارم کو دوبارہ فعال کرے گی اور ہم عشق رسالت میں ڈوبے ہوئے عوام کو سڑکوں پر لے آئیں گے اور ملک بھر بالخصوص ارکان پارلیمنٹ کے حلقوں میں شدید احتجاج کیا جائے گا، تا کہ وہ اس اجلاس میں شریک نہ ہو سکیں اور اگر شریک ہوں بھی تو کسی بھی پارلیمانی عمل کا حصہ نہ بنیں۔ ایک سوال کے جواب میں فرید پراچہ نے کہا کہ سیکولر قوتیں کافی عرصے سے قانون توہین رسالت کے خاتمے کے لیے کوشاں ہیں۔ اگرچہ ہمارے حکمران بھی اس معاملے میں ہمیشہ ہی کمزوری دکھانے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن چونکہ یہ انتہائی حسّاس مسئلہ ہے اس لیے ہمیں یقین ہے کہ ماضی کی طرح اب بھی یہ قوتیں اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب نہیں ہو سکیں گی۔

مسلم لیگ (ن) کے مرکزی رہنما راجہ ظفر الحق نے اس سلسلے میں ''اُمّت'' سے بات کرتے ہوئے کہا سب سے پہلے تو یہ دیکھنا ہو گا کہ اس قانون کو اسمبلی میں کس مقصد کے لیے لایا جا رہا ہے اور اس پر کیا بحث ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ اس قانون کے خاتمے کے خواہاں حلقوں کو یہ سوچنا چاہیے کہ جب یہ قانون نہیں تھا تو پھر لوگ خود قانون ہاتھ میں لے لیتے تھے۔ ایک سوال کے جواب میں راجہ ظفر الحق نے کہا کہ اس قانون کا فائدہ یہ ہے کہ جس پر توہین رسالت کا الزام لگے، اسے پولیس اور عدالت کے سامنے اپنی صفائی پیش کرنے کا پورا موقع ملتا ہے۔ آج تک کسی کو بھی اس قانون کی وجہ سے سزائے موت نہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دی گئی۔ انہوں نے کہا جہاں تک قانون کے غلط استعمال کا اعتراض ہے تو اس کے تدارک کے لیے طریقہ کار وضع کیا جا سکتا ہے، یہ کوئی زیادہ مشکل کام نہیں۔ تعزیرات پاکستان میں ۵۵۰ سے زائد جرائم کا ذکر ہے، اگر کہیں بدنیتی سے کام لیتے ہوئے کسی قانون کا غلط استعمال کیا جائے تو کیا اسے ختم کر دینا دانش مندی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ یہ دراصل عالمی سازش ہے اور ایک منصوبے کے تحت عالمی سطح پر مہم چلائی جا رہی ہے۔ کبھی گستاخانہ خاکے شائع کرائے جاتے ہیں اور کبھی قرآن مجید کی بے حرمتی کر کے مسلمانوں کے جذبات مجروح کیے جاتے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں راجہ ظفر الحق نے کہا کہ یہ پتہ چلنے کے بعد ہی کہ اس قانون کو پارلیمنٹ میں کیوں زیرِ بحث لایا جا رہا ہے، مسلم لیگ (ن) کوئی واضح لائحہ عمل اختیار کرے گی۔

پیپلز پارٹی کے رکن قومی اسمبلی جمشید دستی نے اس سلسلے میں ”اُمّت“ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ قانون توہین رسالت کو اسمبلی میں زیرِ بحث لانے کی باتیں محض افواہیں ہیں۔ حکومتی سطح پر ابھی تک ایسی کوئی تجویز سامنے آئی ہے نہ ہی حکومت کا ایسا ارادہ ہے۔ ایسی باتیں دراصل غیر ملکی فنڈ پر پلنے والی کرپٹ این جی اوز مافیا اور قادیانی لابی کا حکومت کے خلاف پروپیگنڈا ہے۔ پاکستان میں اس حوالے سے ایک قانون اور طریقہ کار موجود ہے کہ اگر کسی پر الزام لگے تو اس کی انتہائی شفاف تحقیقات ہوتی ہیں۔ ویسے بھی کوئی مسلمان یہ جرأت ہی نہیں کر سکتا کہ وہ توہین رسالت کے حوالے سے کسی پر جھوٹا الزام لگائے۔ ایک سوال کے جواب میں جمشید دستی نے کہا کہ ہمارا مؤقف بالکل واضح ہے کہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پھانسی کا حق دار ہے۔ پیپلز پارٹی کو اس پر فخر ہے کہ یہ قانون ذوالفقار علی بھٹو نے بنوایا تھا اور انہوں نے بدترین گستاخ رسول قادیانیوں کو انتہائی جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے پارلیمنٹ سے غیر مسلم قرار دلوایا۔ اس کارنامے کی وجہ سے بھٹو کا نام تا قیامت زندہ رہے گا۔ ہم یہ سمجھتے ہیں بھٹو کی پھانسی کے پیچھے بھی قادیانی لابی کا ہی ہاتھ کارفرما تھا۔

مجلس احرار اسلام کے جنرل سیکرٹری عبداللطیف خالد چیمہ نے ”اُمّت“ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ قانون توہین رسالت دراصل الہامی قانون ہے اور اس کا خاتمہ امریکی ایجنڈے اور اہداف میں سرفہرست ہے۔ چونکہ مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر اس مسئلے پر فوراً اکٹھے ہو جاتے ہیں اس لیے عالمی طاقتیں ختم نبوت کے عظیم منصب اور اجماعی عقیدے کو ہی متنازعہ بنا دینا چاہتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس قانون کا خاتمہ دراصل پاکستان کی نظریاتی شناخت کو منہدم کرنے کے مترادف ہوگا۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ یہ طرزِ عمل ہمارے حکمرانوں اور سیکولر سیاستدانوں کی ملی بھگت کا نتیجہ ہے اور اس سلسلے میں تھوڑے سے فرق کے ساتھ مسلم لیگ (ن)، پیپلز پارٹی اور تحریک انصاف کا طرزِ عمل ایک جیسا ہی ہے، جس کی مجلس احرار شدید مذمت کرتی ہے۔ اس حوالے سے تحریک انصاف کا مؤقف جاننے کے لیے جب مرکزی سیکرٹری اطلاعات شفقت محمود سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے مختصر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہم ابھی اس ایشو پر کوئی حتمی رائے نہیں دیں گے۔ جب یہ قانون اسمبلی میں زیر بحث لایا جائے گا تو اس کے بعد ہم اسے پارٹی سطح پر ڈسکس کریں گے اور پھر بتائیں گے کہ تحریک انصاف اس بارے میں کیا مؤقف رکھتی ہے اور کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہتی ہے۔

(ہفتہ ۲۵ /اگست ۲۰۱۲ء۔ روزنامہ ”اُمّت“ کراچی)

© rasailojaraid.com